از عدالتِ عظمیٰ

سریندر کور

بنام

سٹیٹ آف پنجاب ودیگراں

تاریخ فیصلہ:23فروری1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

انتخابی قوانین:

پنجاب گرام پنچایت انتخابات کے قواعد:

قاعدہ 14A-سرپنچ کے عہدے کا انتخاب-امیدواروں میں سے ایک نے ایک شخص کو کاغذات نامزدگی داخل کرنے سے روک دیا-شکایت کے باوجود پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی-رٹ پٹیشن دائر کی گئی اور عدالت عالیہ نے حکم امتناع جاری کر دیا-انتخابات کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے اور نتائج کا اعلان کرتے ہوئے قیام ریٹرننگ آفیسر کو مطلع کرنے کے بعد بھی-قرار پایا کہ:انتخابات قانونی طور پر درست نہیں تھے کیونکہ ممکنہ امیدواروں میں سے ایک، جو 15 سال تک سرپنچ تھے، کو غیر قانونی طور پر اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرنے سے روکا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھا-نامنظور امیدواروں کا انتخاب کالعدم قرار دیا گیا- تاہم وہ دوبارہ انتخابات تک جاری رہ سکتا ہے جو حکام کو چار ہفتوں کے اندر کرنا چاہیے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4393، سال 1996۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 863، سال 1993 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 13.9.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے سدھیر والیا اور ایچ اے رائچورا۔

جواب دہندگان کے لیے جی کے بنسل اور ستیش وگ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

وکلاء کو سنا گیا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 13 ستمبر 1993 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو رٹ پٹیشن نمبر 93/863 میں کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ، تسلیم شدہ طور پر، ضلع گرداس پور کے گرام پنچایت گاؤں ڈیلگرف کا 15 سال تک سرپنچ تھا۔ یہ ان کا معاملہ ہے کہ سرپنچ کے عہدے کا انتخاب 18 جنوری 1993 کو ہونا تھا اور کاغذات نامزدگی 17 جنوری 1993 تک داخل ہونا تھا۔ انہوں نے 15 جنوری 1993 کو تمام عدم اعتراض کے سرٹیفکیٹ اور دیگر سرٹیفکیٹ حاصل کیے تھے۔ 17 جنوری 1993 کو وہ دوپہر 12 بجے اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرانے کے لیے گئیں۔ اس کے شوہر کو پولیس نے غلط طریقے سے حراست میں لیا تھا۔ یہ ان

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

کا معاملہ ہے کہ ساتویں مدعا علیہ تارا سنگھ نے زبردستی کاغذات نامزدگی چھین لیے تھے اور انہیں پھاڑ دیا تھا۔ پولیس میں اس کی شکایت کے باوجود، انہوں نے اس کے احتجاج پر کوئی توجہ نہیں دی اور نہ ہی اس کی شکایت پر کارروائی کی۔ نتیجتاً، وہ جیپسی گاڑی میں موجود سب ڈویژنل مجسٹریٹ سے تقریباً شام 4 بج کر 30 منٹ پر شکایت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اس حوالے سے لاگ بک میں ایک اندراج تھا۔ لیکن کوئی بذریعے رروائی نہیں ہو سکی۔ چونکہ انتخابات 18 جنوری 1993 کو ہونے تھے، اس لیے انہوں نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا اور رٹ پٹیشن دائر کی۔ مانا جاتا ہے کہ 2 بجے قیام کی اجازت دی گئی تھی۔ دوپہر، اور اسی دن سہ پہر 3 بجے ٹیلی گراف کے ذریعے اس کی اطلاع دی گئی۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وکیل نے اسی بات سے آگاہ کیا تھا اور یہ 3.50 بجے موصول ہوا تھا۔ رائے شماری شام 4 بجے بند ہوئی۔ اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے روک دیے جانے کے بعد رائے شماری بند کر دی گئی تھی اور عدالت عالیہ کی طرف سے 3 بجے دی گئی روک کا علم ہونے کے بعد ریٹرننگ آفیسر کو اپنے ہاتھ روک کر عدالت عالیہ کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔ بدقسمتی سے، فیصلے کا انتظار کرنے کے بجائے، وہ 7ویں مدعا علیہ کو سرپنچ کے طور پر باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کرنے میں جلد بازی کر چکے تھے۔

اگرچہ اس بات سے انکار کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے سرپنچ کے طور پر مقابلے کے لیے اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرائے تھے، لیکن جواب دہندگان کے اس بیان پر یقین کرنا مشکل ہوگا کہ اس نے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کیے تھے۔ انہوں نے مقررہ وقت کے اندر کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے تھے۔ وہ پہلے ہی 15 سال سے زائد عرصے سے سرپنچ رہ چکی تھیں۔ ان حالات میں، کوئی بھی جائز طور پر توقع کرے گا کہ اس کا انتخاب لڑنے کا ارادہ تھا اور اس نے ضروری کاغذات حاصل کر لیے ہیں۔ عام طور پر انہوں نے کاغذات نامزدگی داخل کیے ہوتے لیکن کسی نگران تقریب کے لیے۔ یہ اس کا معاملہ ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ساتویں مدعاعلیہ نے اس سے زبردستی کاغذات نامزدگی چھین لیے تھے اور انہیں پھاڑ دیا تھا کیونکہ اس کا شوہر پہلے ہی متعلقہ وقت پر پولیس کی تحویل میں تھا۔ وہ اونچی حرکت کی مزاحمت کرنے سے قاصر تھی۔ یہ واضح ہے کہ انہیں کاغذات نامزدگی داخل کرنے سے روکا گیا تھا۔ ان حالات میں وہ حکام سے رجوع کرنے پر مجبور تھیں۔ لیکن جب اسے کوئی ٹھوس نتیجہ نہیں ملا تو وہ عدالت عالیہ گئی اور اس میں تمام الزامات لگاتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی۔ ان حالات میں، ہمارا خیال ہے کہ ان حالات میں انتخابات کا انعقاد قانونی طور پر درست نہیں تھا۔

اگرچہ اپیل کنندہ کا فاضل وکیل پنجاب گرام پنچایت الیکشن قواعد کے قاعدہ 14A پر انحصار کرنا چاہتا ہے، لیکن ہمیں نہیں لگتا کہ کیس کے حقائق اس قاعدہ میں درج کسی بھی بنیاد میں آتے ہیں۔ وہ یکساں طور پر انتخابی درخواست دائر نہیں کر سکتی۔ تاہم، اوپر بیان کردہ حقائق کے پیش نظر، یہ اپیل کنندہ کو انتخاب لڑنے سے غیر قانونی طور پر روکنے کا معاملہ ہونے کی وجہ سے، سرپنچ کے عہدے کا انتخاب واضح طور پر قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے ساتویں مدعاعلیہ کا سرپنچ کے طور پر انتخاب الگ کر دیا جاتا ہے۔ تاہم وہ دوبارہ انتخابات ہونے تک جاری رہ سکتے ہیں۔ حکام کو یہ حکم موصول ہونے کی تاریخ سے چار ہفتوں کے اندر قواعد کے مطابق انتخابات کرانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔ رٹ اسی کے مطابق جاری کی جاتی ہے، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document